

کیا عاشور کے دن پانی کی قلت کے باوجود غسل کیا تھا؟

<?xml encoding="UTF-8?>



سوال کا خلاصہ

امام حسین علیہ السلام اور آپ کے باوفا جانثاروں نے پانی کی قلت کے باوجود کیسے عاشور کے دن غسل کیا ؟
سوال

عاشور کے دن وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے سلسلہ میں تاریخی منابع میں ملتا ہے کہ امام حسین جب اپنے اصحاب کے ساتھ نماز کے قیام سے فارغ ہو گئے تو آپ نے لشکر کی ترتیب و تنظیم فرمائی لشکر کو منظم کرنے کے بعد اس طرح ملتا ہے کہ "أمر فضرِب له فسطاط ، ثم أمر بمسك فميث في جفنة، ثم دخل الحسين فاستعمل النورة و "...اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام نے حکم دیا کہ خیام برپا کئے جائیں اور کچھ نظافت اور صفائی کے وسائل فراہم کئے جائیں اور انہیں ایک ظرف میں رکھ دیا جائے پھر آپ خیمہ میں داخل ہوئے اور اپنے بدن کے زائد بالوں کو زائل کرنے کے لئے نورہ کا استعمال کیا اس تذکرہ کے ذیل میں یہاں تک ملتا ہے کہ آپ کے دو صحابی امام علیہ السلام کے بعد اس خیمہ میں داخل ہونے کے لئے ایک دوسرے سے رقابت کر رہے تھے کہ جلدی خیمہ میں داخل ہو جائیں (... وقف عبدالرحمن بن عبدربہ و بریر بن حضیرالهمدانی علی باب الفسطاط و ازدحما أيهما يطلى بعده ...) چنانچہ امام علیہ السلام کے خیمہ سے نکلنے کے بعد یہ لوگ اس صفائی ستھرائی کے خیمہ میں داخل ہوتے ہیں (فلما فرغ الحسين دخلا ...) کچھ لوگ سعہ صدر کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے غسل شہادت کیا تھا ، البتہ واضح سی بات ہے کہ غسل شہادت کا نورہ کے استعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

اس صفائی اور تنظیف کی علت کو " عبد الرحمن بن عبد به " اور " بریر بن حضیر الهمدانی " کے درمیان ہونے والی گفتگو سے سمجھا جا سکتا ہے (بریر یہاں عبدالرحمن فقال له: و الله ما هذه بساعة باطل. فقال بریر: و الله إن قومي لقد علموا أني ما احببت الباطل شابا و لا كهلا و لكني مستبشر بما نحن لاقون، والله ما بيننا و بین

الحوالعین إلا أن یمیل هؤلاء علینا بأسیافهم). بریر عبد الرحمن کے ساتھ مزاح کر رہے تھے اور اشاروں کنایوں میں چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے عبد الرحمن نے کہا یہ چھیڑ چھاڑ کا وقت نہیں ہے بریر نے کہا خدا کی قسم میرے قوم و قبیلہ والے یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے کبھی نہ اپنی جوانی میں اور نہ ہی بڑھاپے میں فالتو بات کرنا پسند نہیں کی لیکن ابھی جو مجھے بشارت ملی ہے اس پر خوش ہوں خدا کی قسم ہمارا اور بڑی آنکھوں والی سفید پوست جنتی حوروں کا فاصلہ اتنا ہی ہے کہ یہ لوگ (عمر سعد کا لشکر) اپنی شمشیروں سے ہمارے گلوں کو جدا کر دیں۔

بہر کیف علت جو بھی ہو وہ خود امام علیہ السلام اور ان کے اصحاب سے متعلق ہے۔ لیکن وہ چیز جہاں سوال اٹھ رہا ہے وہ ان باتوں کے درمیان تناقض کا پایا جانا ہے جو امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے مراسم میں خیام امام علیہ السلام میں پانی کی قلت کے مسئلہ کو لیکر سنی جاتیں ہیں اور اس کے مقابل میں وہ باتیں جو تاریخ میں ذکر ہوئی ہیں

مذکورہ عبارت کو ہم نے (ابن الاثیر الجزری متوفی 630ھ، ق) کی الکامل فی التاریخ کی تیسری جلد ص 418 سے نقل کیا ہے (چاپ، بیروت، 1987ء دار الکتب العلمیہ) اس واقعہ کو جن دوسرے جن منابع نے نقل کیا ہے ان میں سے کچھ یہ ہیں :

مقتل الحسین اور طبقات، آثار واقدی کی پانچویں جلد

تاریخ الطبری، محمد بن جریر الطبری (310-224ھ، ق) جلد 5 ص 422-423، چاپ دوم، قاہرہ 1967ء۔ دارالمعارف،

البدایۃ والنہایہ، ابن کثیر (774-701ھ، ق) جلد 11، ص 534 چاپ اول، دار ہجر۔ 1998

سیرہ معصومان، سید محسن امین جبل عاملی، ترجمہ، علی حجتی کرمانی، جلد چہارم، ص 152، وغیرہ۔ جو کچھ ابھی تک ذکر ہوا اسکی روشنی میں یہ پتہ چلتا ہے کہ پانی کا بحران کم از کم صبح روز عاشور تک تو نہیں تھا اور امام علیہ السلام کے پاس کافی مقدار میں پانی کا ذخیرہ موجود تھا تبھی تو امام علیہ السلام نے کم از کم اپنے دو صحابیوں کے ساتھ نظافت و صفائی کے امور انجام دئے۔ یقیناً اگر کوئی ایسی صورت حال ہوتی کہ امام کو اس بات کا احتمال ہوتا کہ پانی کی قلت ہو جائے گی جیسا کہ ہم مجالس میں سنتے ہیں تو امام علیہ السلام پانی کی بچت کرتے تاکہ آپ کے بچے تشنگی اور پیاس سے جاں بلب نہ ہوں۔ مجالس میں ذکرہو نے والی روایات اور تاریخ میں نقل ہوئے مطالب کے درمیان جو تناقض پایا جاتا ہے اسے کیسے حل کیا جائے؟

ایک مختصر

امام حسین علیہ السلام، ان کے اہل بیت علیہم السلام اور اصحاب کرام کی پیاس سے متعلقہ تاریخی روایات کے سلسلہ میں تحقیق و جستجو اور ان روایات کے جائزہ سے جو امام اور ان کے اصحاب کے صبح عاشور غسل کو بیان کرتی ہیں یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس سلسلہ میں جو چیز تاریخی مسلمات میں سے ہے وہ ایک تو امام حسین علیہ السلام کے کاروان کا محاصرہ اور پانی سے ممانعت ہے اور دوسری امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے لمحات تک آپ کی پیاس ہے۔

اس کے علاوہ جو کچھ اور تاریخی کتابوں میں نقل ہوا ہے ان تمام نقل ہونے والی باتوں میں کوئی ایک بھی مسلم اور قطعی نہیں ہے اور یہ نقل ہونے والی چیزیں قابل اعتماد اسناد کی حامل بھی نہیں ہیں

اگر ہم ان روایات کی اسناد میں پائے جانے والی مشکل کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے تمام تاریخی منقولات کے ایک ساتھ معنی کرنا چاہیں اور انہیں یکجا جمع کریں تو ہمیں چند نکات کو مد نظر رکھنا ہوگا۔

1۔ امام علیہ السلام اور آپ کے با وفا ساتھیوں کو اپنی شہادت پر یقین تھا اور سب نے خود کو شہادت کے لئے تیار کر رکھا تھا اس امر کو دیکھتے ہوئے امام علیہ السلام نے چاہا کہ یہ شہادت ظاہری اور باطنی دونوں صورتوں میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ محقق ہو اور اس کے جزئی سے جزئی پہلو میں بھی پاکیزگی اور تقدس کا عنصر شامل رہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں غسل نہ صرف ظاہری طور پر طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہے بلکہ باطنی اور معنوی طہارت کی فضا کو بھی فراہم کرتا ہے اور یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ (ہماری عادت کے برخلاف) غسل کی انجام دہی میں بہت زیادہ پانی صرف نہیں ہوتا ہے بلکہ بہت مختصر سے پانی میں بھی غسل کیا جا سکتا ہے۔

2۔ پانی کو لیکر دشمن کا محاصرہ اور اسکی جانب سے برتی جانے والی سختی، گرم ہوا، ان سب میں وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ شدت بڑھتی جا رہی تھی۔ پس یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام علیہ السلام نے جب غسل کیا ہے اور آپ صفائی ستھرائی سے فارغ ہوئے ہیں تو اس وقت مشقتوں کے باوجود پانی کی فراہمی کا امکان تھا لیکن جب دشمن کی طرف سے سختی اور تنگی بڑھتی گئی اور گرمی کی شدت میں بھی اضافہ ہوا ہوگا تو ظہر کے بعد امام علیہ السلام کے قافلہ کو شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔

3۔ یہ احتمال بھی دیا جا سکتا ہے کہ وہ پانی جس سے امام علیہ السلام نے غسل کیا وہ پانی پینے کے قابل نہ ہوگا۔

ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے دونوں قسم کی روایتوں کو مانا جا سکتا ہے۔

تفصیلی جوابات

امام حسین علیہ السلام اور آپ کے جانثار ساتھیوں کی پیاس اور ان پر پانی بند کئے جانے کے سلسلہ میں جو دلائل اور شواہد ہم تک پہنچے ہیں وہ کچھ اسطرح ہیں :

1۔ تقریباً تمام تاریخی منقولات اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ امام علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کی شہادت سے تین دن قبل آپ پر پانی بند کر دیا گیا ابن زیاد نے عمر سعد کو حکم دیا کہ حسین بن علی علیہ السلام اور پانی کے درمیان حائل ہو جائے اور انہیں پانی لینے کی اجازت نہ دے، اور عمر سعد نے عمرو بن حجاج کو 500 لوگوں کی ہمراہی میں بندش آب کے ذمہ دار کے طور پر مامور کیا اور یہ بیان ہوا ہے کہ یہ بندش آب امام علیہ السلام اور ان کے باوفا ساتھیوں کی شہادت سے تین دن قبل سے تھی۔ [1]

2۔ شیعہ [2] اور اہل سنت [3] دونوں کی تاریخ میں نقل ہونے والے مطالب نیز پیغمبر [4] اور ائمہ معصومین علیہم السلام [5] سے نقل ہونے والی روایتوں اور زیارت ناموں [6] میں بیان شدہ مطالب کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی تشنہ لبی کے ساتھ شہادت ایک یقینی اور مسلم امر ہے اور تواتر کے ساتھ نقل ہونے والی خبریں اس پر دلالت کر رہی ہیں۔

3۔ بہت سی روایتوں میں واضح طور پر عاشور کے دن امام علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی پیاس کو بیان کیا گیا ہے ان میں من جملہ روایتیں کچھ یوں ہیں :

الف: وہ روایت جو حضرت علی اکبر علیہ السلام کی پیاس کو جنگ کے دوران بیان کر رہی ہے جس میں آپ نے اپنے بابا سے کہا : العطش قد قتلنی ”بابا پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے“ [7]

ب: وہ روایت جو شہادت حضرت عباس علیہ السلام سے قبل آپ کے پانی لانے کے لئے میدان جہاد کی طرف جانے کو بیان کرتی ہے ۔ [8]

ج: جناب حر علیہ السلام کا کوفیوں سے یہ خطاب کرنا کہ حسین علیہ السلام اور ان کی عورتوں اور بچوں کو تو تم نے فرات کے پانی سے روک دیا ہے جبکہ یہود و نصاریٰ اور مجوس اس پانی کو پی رہے ہیں اور جانور بھی اس سے سیراب ہو رہے ہیں لیکن یہ اصحاب حسین علیہ السلام ہیں جو پیاس کی شدت سے بیہوش ہو جاتے ہیں [9]

لیکن ان ذکر شدہ شواہد کے باوجود بعض تاریخی کتب میں ذکر ہونے والے مختلف بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ محاصرہ کے دوران ہی امام علیہ السلام کے ساتھی پانی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے جن میں بعض شواہد یہ ہیں :

الف: پانی کے محاصرہ کا جناب عباس علیہ السلام کے ذریعہ توڑا جانا ۔ بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے کہ امام اور ان کے اصحاب پر پانی بند کئے جانے کے بعد جب شدت پیاس کا غلبہ ہوا تو امام علیہ السلام نے حضرت عباس علیہ السلام کو کچھ لوگوں کے ساتھ پانی لینے کے لئے بھیجا ، آپ کچھ لوگوں کو لیکر گھاٹ پر پہونچے اور وہاں عمرو بن حجاج کے لشکر سے لڑائی ہوئی اس حملہ کے نتیجہ میں اکثر منابع (عموماً اہل سنت) یہ کہتے ہیں کہ آپ کامیابی کے ساتھ بھری ہوئی مشکوں کے ہمراہ خیمہ میں واپس پلٹے [10] لیکن انسب الاشراف میں اس تذکرہ کے بعد یوں بیان ہوا ہے : یہ کہا جاتا ہے کہ عمر سعد کے لشکر کی جانب سے پانی پہونچنے کو روکنے کی جو کوشش ہوئی اس کشمکش کے نتیجہ میں امام علیہ السلام کی قیام گاہ تک زیادہ پانی نہ پہونچ سکا [11]

”مثیر الاحزان“ میں بھی امام علیہ السلام کی جانب سے پانی لانے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجنے کی خبر کے تذکرہ کے بعد صرف عمرو بن حجاج کی مزاحمت کا ذکر ملتا ہے اور امام تک پانی پہونچنے کی خبر نہیں ملتی [12]

ب : بعض لوگوں نے نقل کیا ہے کہ بندش آب کے بعد امام علیہ السلام پشت خیمہ کی طرف گئے اور اور چند جگہوں پر امام نے کھدائی کی اور وہاں چشمے جاری ہوئے جس سے تمام اصحاب سیراب ہوئے اور انہوں نے اپنی مشکوں کو پانی سے بھرا لیکن جب عمر سعد کو اس بات کی اطلاع ملی تو اس نے حکم دیا کہ پانی حاصل کرنے سے انہیں روکا جائے [13]

ج: وہ روایات جو جنگ سے پہلے امام علیہ السلام کے غسل اور آپکی نظافت کو بیان کرتی ہیں ، شیخ صدوق نے

امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ : ”امام حسین علیہ السلام نے (ظاہر عاشور کے دن صبح میں) اپنے اصحاب سے فرمایا : ”پانی پی لو یہ تمہارے لئے پانی کا آخری ذخیرہ ہے ، وضو اور غسل کر لو اپنے لباس دھو لو کہ یہی لباس تمہارے کفن ہوں گے اس کے بعد نماز صبح ادا کی “ [14]

تاریخ میں موجود ان دلائل کی روشنی میں جن کا خلاصہ ہم نے بیان کیا حسب ذیل چند نتائج حاصل ہوتے ہیں :

1۔ یہ بات مسلم ہے کہ عمر سعد کا لشکر امام علیہ السلام کی شہادت سے تین دن قبل سے ہی اس کوشش میں تھا کہ امام علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں تک پانی نہ پہنچ پائے اور یہ امر اس بات کا بیان کر رہے ہیں کہ امام کے اصحاب علیہ السلام کو پانی کی شدید قلت تھی اسی لئے آپ پھرے اور محاصرہ کے ایام میں بھی پانی کی ضرورت کے تحت لڑتے پر مجبور تھے ۔

2۔ ہر مسلمان اور مورخ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ نواسہ رسول جنت کے جوانوں کے سردار امام حسین علیہ السلام پیاسے شہید ہوئے اور آپ کے سنگ دل دشمنوں نے آخر وقت تک امام کو پانی نصیب نہ ہونے دیا ،

3۔ کتب تاریخ میں ذکر ہونے والے دوسرے اقوال کے سلسلہ میں قطعی طور پر کوئی نظر نہیں دی جا سکتی ، اس لئے کہ نہ ان کی شہرت اور کثرت تواتر کی حد تک ہے ، نہ ہی سند کے اعتبار سے یہ نقل ہونے والے مطالب قابل اعتماد ہیں پس ان سب کو گمان اور احتمال کی نظر سے دیکھنا ہوگا لہذا نہ تو امام علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کی دو یا تین دن کی پیاس کے سلسلہ میں یقین سے کہا جا سکتا ہے اور نہ پانی کی کثرت کو مانا جا سکتا ہے ۔

4۔ اگر روایات کی سند میں پائی جانے والی مشکل کو نظر انداز کر دیں اور تمام تاریخ میں نقل ہونے والے اقوال کو ایک ساتھ جمع کر کے انکا ایک مفہوم اخذ کرنا چاہیں تو چند نکاتوں کی طرف توجہ ضروری ہے :

الف: 1- امام علیہ السلام اور آپ کے با وفا ساتھیوں کو اپنی شہادت کا یقین تھا اور سب نے خود کو شہادت کے لئے تیار کر رکھا تھا ، ظاہری قرائن اور شواہد بھی کچھ اس طرح تھے کہ جنکی روشنی میں اول تو جنگ کا نتیجہ صرف یہی تھا کہ امام اور آپ کے با وفا ساتھی جام شہادت نوش کریں ۔ 2- ظاہری طور پر جنگ کو بہت طولانی نہیں ہونا چاہیے تھا اس لئے کہ امام علیہ السلام کے ساتھیوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ میں بہت کم تھی اور ہزاروں کے لشکر کا اتنی مختصر تعداد کو شہید کرنا بہت زیادہ وقت کا طالب نہیں تھا۔ جیسا کہ تاریخ بھی یہ بتاتی ہے کہ تقریباً 50 لوگ یعنی امام علیہ السلام کے ساتھیوں میں آدھے سے زیادہ صبح عاشور حملہ اولیٰ میں ہی شہادت کے درجہ پر فائز ہو گئے [15] لہذا ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام علیہ السلام نے یہ چاہا کہ یہ شہادت ظاہریا و باطنی دونوں صورتوں میں اپنے حسین انداز میں محقق ہو اس کے جزئی سے جزئی حصہ میں بھی تقدس اور پاکیزگی کی رنگ آمیزی ہو ۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں غسل نہ صرف ظاہری طور پر طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہے بلکہ باطنی اور معنوی طہارت کی فضا کو بھی فراہم کرتا ہے اور یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ (ہماری عادت کے برخلاف) غسل کی انجام دہی میں بہت زیادہ پانی صرف نہیں ہوتا ہے بلکہ بہت مختصر سے پانی میں بھی غسل کیا جا سکتا ہے

ب : توجہ رہے کہ بندش آب کو لیکر ایک طرف تو دشمن کی سختی اور اسکا محاصرہ کی تنگی [16]، دوسری طرف گرمی کی شدت وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ جتنا جتنا وقت گزر رہا تھا امام علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے لئے پانی کا حصول اتنا ہی مشکل ہوتا جا رہا تھا اور جو لوگ دیر میں شہید ہوئے وہ زیادہ پیاسے تھے پس یہ کہا جا سکتا ہے امام علیہ السلام نے جب غسل کیا ہے اور آپ صفائی ستھرائی سے فارغ ہوئے ہیں تو اس وقت مشقتوں کے باوجود پانی کی فراہمی کا امکان تھا لیکن جب دشمن کی طرف سے سختی اور تنگی بڑھتی گئی اور گرمی کی شدت میں بھی اضافہ ہوا ہوگا تو ظہر کے بعد امام علیہ السلام کے قافلہ کو شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا ہوگا ۔

ج۔ یہ احتمال بھی دیا جا سکتا ہے کہ وہ پانی جس سے امام علیہ السلام نے غسل کیا وہ پانی پینے کے قابل نہ ہوگا ۔

بہر صورت بیان شدہ نکات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ کسی حد تک روایات کے درمیان موجود تضاد برطرف ہو گیا ہے ۔

[1] ر.ک: تاریخ الطبری، ج 5، ص 409؛ البداية و النہایة، ج 8، ص 175؛ الاخبار الطوال، ص 255؛ انساب الاشراف، ج 3، ص 181؛ روضة الواعظین، ج 1، ص 182؛ الارشاد، ج 2، ص 86؛ و با ہمین مضمون: کشف الغمۃ، ج 2، ص 47؛ اعلام الوری، ص 235؛ الامامة و السیاسة، ج 2، ص 11.

[2] اللہوف، ص 117؛ بحار الانوار، ج 45، ص 56.

[3] البدء و التاریخ، ج 6، ص 11؛ الاخبار الطوال، ص 258.

[4] بحار الانوار، ج 44، ص 245.

[5] کامل الزیارات، ص 131؛ وسائل الشیعة، ج 3، ص 282 و ج 25، ص 278؛ مستدرک الوسائل، ج 10، ص 237 و 239.

[6] کامل الزیارات، صص 151 و 168 و 131.

[7] بحار الانوار، ج 45، ص 43؛ الفتوح، ج 5، ص 115.

[8] بحار الانوار، ج 45، ص 41.

[9] بحار الانوار، ج 45، ص 10، الارشاد، ج 2، ص 100؛ اعلام الوری، ص 242؛ تاریخ الطبری، ج 5، ص 428؛ الکامل، ج 4، ص 65

[10] تاریخ الطبری، ج 5، ص 412؛ الاخبار الطوال، ص 255؛ الفتوح، ج 5، ص 6؛ انساب الاشراف، ج 3، ص 181؛ بحار، ج 44، ص 387، و با این مضمون الامامة و السیاسة، ج 2، ص 11.

[11] انساب الاشراف، ج 3، ص 181

[12] مثير الاحزان، ص 71.

[13] بحار الانوار، ج 44، ص 387؛ الفتوح، ج 5، ص 91.

[14] الامالى، الصدوق، ص 150.

[15] بحار الانوار، ج 45، ص 12.

[16] بحار الانوار، ج 44، ص 388 -